سوال

(255) سلام پھیرنے کے بعد امام کو فوراً رخ نہیں بدلنا چاہیے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا امام کے لیے یہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ سلام کے فوراً بعد مقتدیوں کی طرف منہ کرے یا اسے تھوڑا سا انتظار کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے کہ وہ قبلہ رخ بیٹھا رہا اور پھر تین بار ''أَستَغفِرُ اللّٰہَ'' اور ایک بار:

«اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام» (صحیح مسلم، المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاة... ح: ۵۹۱)

''اے اللہ تو سلام ہے، تیری ہی طرف سے سلامتی ہے۔ بڑا برکت والا ہے تو اے عظمت وجلال اور اکرام واحسان کے مالک۔''

پھر مقتدیوں کی طرف منہ کرے۔

اگر امام کے اٹھنے سے مقتدیوں کی گردنوں کو پھلانگنا لازم آتا ہو، تو افضل یہ ہے کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھا رہے حتیٰ کہ اسے گزرنے کے لیے جگہ مل جائے اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو پھر وہ اٹھ سکتا ہے۔ مقتدیوں کو چاہیے کہ وہ امام سے پہلے نہ اٹھیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«لا تسبقونی بِالِانْصِرَافِ» (صحیح مسلم، الصلاة، باب تحریم سبق الامام... ح: ۴۲۶)

''لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ رکوع، سجود، قیام اور انصراف میں مجھ سے سبقت نہ کیا کرو۔''

اگر امام سنت سے زیادہ دیر قبلہ رخ بیٹھا رہے تو پھر مقتدی امام سے پہلے اٹھ کر جا سکتے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ286

محدث فتویٰ